(جلد دوم)

مناقب اہل بیتؑ

مشہور عربی کتاب

اَلْقَطْرَۃُ مِن بِحَارِ مَنَاقِبِ النَّبِی وَالْعِتْرَۃ

کا ترجمہ

مؤلف

آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم

حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور فون: 5425372

کل الحقوق محفوظۃ

نام کتاب .... مناقب اہل بیتؑ (جلد دوم)

مولف .... آیت اللہ سید احمد مستنبط قدس سرہ

مترجم .... حجۃ الاسلام مولانا ناظم رضا عترتی

اہتمام .... مولانا ریاض حسین جعفری (فاضل قم)

ناشر .... ادارہ منہاج الصالحین لاہور

پروف ریڈنگ .... غلام حیدر چوہدری

ہدیہ .... =/200 روپے

[illegible]

شیعہ وہ لوگ ہیں جو ایک مومن بھائی کی عزت و احترام کرنے میں اپنے مولا علیؑ کی پیروی کرتے ہیں۔ اور جو میں نے کہا ہے یہ میری اپنی طرف سے نہیں ہے بلکہ قول رسولؐ ہے اور یہ خدا کا فرمان ہے جس میں فرماتا ہے۔ (وعملوا الصالحات) یعنی توحید کا اقرار اور نبوت و امامت کے ساتھ اعتقاد رکھنے کے بعد تمام فرائض اور خدا کی طرف سے تکالیف کو بجا لاتے ہیں۔ اور ان فرائض میں سے سرفہرست دو فریضے ہیں۔ ایک اپنے دینی بھائیوں کے حقوق ادا کرنا اور دوسرا یہ کہ تقیہ کا خیال کرنا اور دشمنان خدا کے مقابلے میں اپنے مذہبی عقیدہ کو ظاہر نہ کرنا تاکہ اپنی جان اور مال کو محفوظ رکھ سکیں۔

(تفسیر امام عسکریؑ ص ۳۲۹، بحار الانوار ۹۸/۲۲۰، تفسیر برہان ۱/۳۳۴، مستدرک الوسائل [illegible])

ہم اہل سیف و قلم ہیں

(۴۹۹/۳) علامہ مجلسی کتاب بحار الانوار میں اس شخص سے نقل کرتے ہیں جو قابل اعتماد اور اطمینان ہے وہ کہتا ہے: میں نے اس حدیث کو ایک کتاب کی پشت پر لکھا ہوا پایا جو امام عسکریؑ کے خط سے تحریر کی ہوئی تھی۔

قَدْ صَعِدْنَا ذُرَى الْحَقَائِقِ بِأَقْدَامِ النُّبُوَّةِ وَالْوِلَايَةِ وَنَوَّرْنَا السَّبْعَ الطَّرَائِقَ بِأَعْلَامِ الْفُتُوَّةِ، فَنَحْنُ لُيُوثُ الْوَغَى، وَغُيُوثُ النَّدَى، وَفِينَا السَّيْفُ وَالْقَلَمُ فِي الْعَاجِلِ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ وَالْعِلْمُ فِي الْآجِلِ، وَأَسْبَاطُنَا خُلَفَاءُ الدِّينِ وَحُلَفَاءُ الْيَقِينِ وَمَصَابِيحُ الْأُمَمِ وَمَفَاتِيحُ الْكَرَمِ

"ہم نبوت اور ولایت کے قدموں کے ساتھ حقیقت کے بلند ترین مراتب پر چڑھ گئے اور ہم نے سات طبقات کو اپنی جوانمردی کی علامتوں کے ذریعے سے نورانی کیا۔ پس ہم شجاع اور بہادر شیر اور رحمت کے بادل ہیں۔ ہم اس جہان میں اہل سیف و قلم ہیں اور اگلے جہان میں صاحب لواء

اللہ اور صاحب علم ہیں۔ سادات ہمارا خاندان اور قبیلہ کے خلفاء و دین مبلغین کے عہد و پیمان، امت کے درمیان ہدایت کے چراغ، اور سعادت و کرم کے خزانے کی چابیاں ہیں۔ موسیٰ کلیم اللہ نے ہمارے عہد و پیمان کے ساتھ وفاداری کرنے کی وجہ سے خلعت اصطفاء پہنی۔ اور روح القدس نے جنت بریں میں ہمارے باغ کے تازہ ترین میووں سے چکھا ہے۔ ہمارے شیعہ وہ لوگ ہیں جو کامیاب اور نیکوکار و پارسا ہیں۔ جو ہمارا دفاع اور پشتیبانی کرتے ہیں۔ اور ظالم لوگوں کے دشمن اور مخالف ہیں۔ آگ کے شعلوں کے بھڑکنے کے بعد بہت جلد ان کے لئے آب حیات کے چشمے جاری ہوں گے۔ اور یہ اس وقت ہوگا جب طواہیر اور طواسین کے عدد کے برابر سال گذر جائیں گے (طواہیر یعنی الم اور طواسین یعنی طسم اور طس ہے)

علامہ مجلسیؒ اس خبر کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: یہ ایک واضح اور روشن حکمت اور نعمت ہے جسے بہرے کان بھی سنتے ہیں اور بلند ترین پہاڑ اس عظمت و نعمت عظیمہ کے مقابلے میں حقیر اور پست نظر آتے ہیں۔

علامہ مجلسیؒ نے اس حدیث کو کتاب اربعین میں نقل کیا ہے۔ اور کچھ نسخوں میں بعض عبارات کے اختلاف کو ذکر کیا ہے۔ پھر اس حدیث کی تفسیر میں چند وجوہات کو شمار کیا ہے۔

(۱) (نسخہ اول کے مطابق اور (الطواسین) کا الف لام جو عہد خارجی کے لئے ہے کو خارج کریں تو اس مکمل جملہ یعنی تمام (الطواہیر و الطواسین) کا حساب ۱۲۸۵ بنتا ہے۔

(۲) وہ الم جو قرآن میں آیا ہے اگر وہ ملایا جائے اس کے ساتھ کوئی دوسرا حرف ملایا جائے جیسے ص کا حرف ہے (المص) یا جیسے راء کا حرف جو (الر) سے کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اور اگرچہ کسی دوسرے حرف کا اس کے ساتھ اضافہ نہ کیا جائے تو اس صورت میں ان کے مجموعہ کا حساب طہ اور طواسین کے ساتھ ملا کر سال ۱۱۵۹ ہجری بنتا ہے۔

فرمانے کے وقت سے کریں اور حدیث بھی امامؑ نے اپنی عمر کے آخری ایام یعنی
سال ۲۶۰ ہجری میں بیان کی ہو تو پھر اس عدد کو ۸۵۸ کے ساتھ جمع کرنا چاہیے اور
اس صورت میں سال ۱۱۱۸ ہجری بنے گا۔

(۴) (الم) کو ایک مرتبہ حساب کریں یعنی حرکات اور اس کی بینات کے ساتھ اور طٰہٰ اور طواسین کو اسی طرح حساب کریں تو اس صورت میں بھی عدد جو نکلے گا صورت سوم کی طرح ہوگا۔

(۵) یہ خبر ان خبروں میں سے ہے جو مشروط ہے۔ اور اس خبر کی شرط حاصل نہ ہونے کی وجہ سے یہ خبر ثابت نہیں ہوئی۔

(۶) جملہ (لقیام القوائم والطواسین من السنین)، (فی الحیران) کو بیان کر رہا ہے، جو جنگ، مصیبت، تنگی اور فتنوں کی طرف اشارہ ہے جو دنیا میں پیدا ہوں گے۔ اس صورت میں فرج یعنی ظہور امامؑ زمانہ ان کے بعد واقع ہوگا۔ اور اس وقت یہ خبر ظہور کے وقت کو معین کرنے سے خارج ہو جائے گی۔ اور قریب الوقوع ظہور کا انتظار کرنا چاہیے تاکہ ان فتنوں سے رہائی پا سکیں۔

علامہ مجلسیؒ ان چھ وجوہ کو ذکر کرنے کے بعد ساتویں وجہ کو مضبوط اور قوی قرار دیتے ہیں اور باقی وجوہات سے معتبر شمار کرتے ہیں۔

(مسند الامام العسکری: ۲۴۹، ح ۳۲ بحار الانوار: ۱۲/۵۲، ح ۵۰)

امام عسکریؑ کنوئیں میں گر گئے

(۴/۵۰۰) قطب الدین راوندیؒ کتاب خرائج میں لکھتے ہیں۔ محمد بن عبداللہ سے روایت ہوئی ہے کہ وہ کہتا ہے!

امام عسکریؑ جب بچے تھے تو کنویں میں گر پڑے اور آپ کے والد بزرگوار حضرت امام ہادی علیہ السلام نماز میں مشغول تھے۔ عورتوں نے خوف سے چیخنا شروع کر دیا۔ جب امامؑ